مقالے میں ابواب کی تقسیم کچھ اس طرح کی گئی ہے کہ پہلے باب بعنوان "حافظ محمود شیرانی کی سوانح اور ادبی تعارف" میں اختصار سے کام لیا گیا ہے کیونکہ حافظ شیرانی کے پوتے مظہر محمود شیرانی نے "حافظ محمود شیرانی اور اُن کی علمی و ادبی خدمات" کے عنوان سے مقالہ تحریر کر کے پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ مقالہ مجلس ترقی ادب کلب روڈ، لاہور سے ۱۹۹۳ء میں دو جلدوں میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آ چکا ہے۔ اس مقالے میں حافظ محمود شیرانی کے متعلق جس قدر اور

جس اہمیت کی حامل معلومات درج کی گئی ہیں، اس کا ثانی ملنا محال ہے۔ اس لیے طوالت سے گریز کرتے ہوئے حافظ محمود شیرانی کے سوانحی حالات اور علمی و ادبی کمالات کو نہایت اختصار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

دوسرا باب ''شخصیات / افراد'' پر مشتمل ہے جن کی تعداد سترہ سو نو (۱۷۰۹) بنتی ہے۔ اِن شخصیات میں انبیاء، صوفیاء، شاہان برصغیر، زبان و ادب سے وابستہ افراد اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی نمایاں شخصیات کا ذکر ہے۔ جب کہ ایسی شخصیات جن کا ذکر شیرانی نے حواشی میں کیا ہے یا پیش لفظ / مقدمہ، دیباچہ، مرتب (مظہر محمود شیرانی) کی جانب سے پیش کیے جانے والے حواشی، جلد نہم میں آنے والے دو مضامین مثلاً (الف) داستان پشاور (شہر آشوب) میں آنے والے کرداروں (ص ۱۴۳) (ب) ''ملا دو پیازہ اور جعفر زٹلی کی مروجہ سوانح عمریوں کا جائزہ اور تنقید'' میں تاجران کتب کے نام (ص ۲۸۱۔۲۸۴) وغیرہ کو مقالے کا حصہ نہیں بنایا گیا کیونکہ ان میں بعض غیر معروف اور غیر اہم افراد بھی درج ہیں۔ اسی طرح اگر کسی شخصیت کے نام کے ساتھ ولدیت بھی درج ہے۔ وہ شخصیت جن کا مختصر ترین تعارف (پیدائش و وفات) حافظ شیرانی نے بیان کر دیا ہے، تو ایسی شخصیات کا ذکر حواشی و تعلیقات میں نہیں کیا گیا۔ شخصیات کا تعارف بیان کرتے ہوئے تاریخ پیدائش و وفات درج کرنے کی کوشش تو کی گئی ہے، البتہ اگر کسی کے بارے میں اِس کا پتہ نہیں چل سکا تو اُس کا عہد یا کسی مشہور معاصر شخصیت کا ذکر کر دیا گیا ہے۔

تیسرا باب ''مقامات / اماکن'' پر مشتمل ہے جن کی تعداد تین سو چھیاسٹھ (۳۶۶) کے قریب ہے۔ اِس باب میں نہ صرف برصغیر پاک و ہند کے مشہور مقامات کا ذکر ملتا ہے بلکہ دنیا بھر کے مشہور مقامات کا تذکرہ بھی آیا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں آنے والے بعض ''مواضع (دیہات)''، جن کی تفصیل نہیں مل سکی، مجھے اُس کا افسوس ہے اور دوسرے باب کی طرح یہاں بھی صرف وضاحت طلب مقامات کا تعارف کرایا گیا ہے۔

چوتھا باب جو ''کتب / رسائل و جرائد'' پر مشتمل ہے اس میں چھ سو تینتیس (۶۳۳) کتب کا پتہ چلا ہے جن کا تعلق تاریخ، سیاست، مذہب، تفسیر قرآن، مقدس کتب، لغت اور دیگر موضوعات سے ہے۔ اِس باب میں بھی وضاحت طلب کتب، جن کی تفصیل دستیاب ہوسکی بیان کی گئی ہے۔

''مقالات شیرانی'' میں بعض مقامات، شخصیات اور کتب ایسی ہیں جن کا ذکر چاروں جلدوں میں بار بار کیا گیا ہے۔ مثلاً ''مقالات حافظ محمود شیرانی'' جلد سوم میں مولانا محمد حسین آزاد کا نام تقریباً ایک سو پچیس (۱۲۵) مرتبہ آیا ہے لہٰذا ہم نے حواشی و تعلیقات میں صرف ایک مرتبہ ہی حوالہ دیا ہے۔ یہی اُصول شخصیات، مقامات اور کتب میں اپنایا گیا ہے۔ خوفِ طوالت سے واقعات و سانحات کا ذکر متعلقہ شخصیت، مقام یا کتب کے حوالے میں ہی کر دیا گیا ہے۔